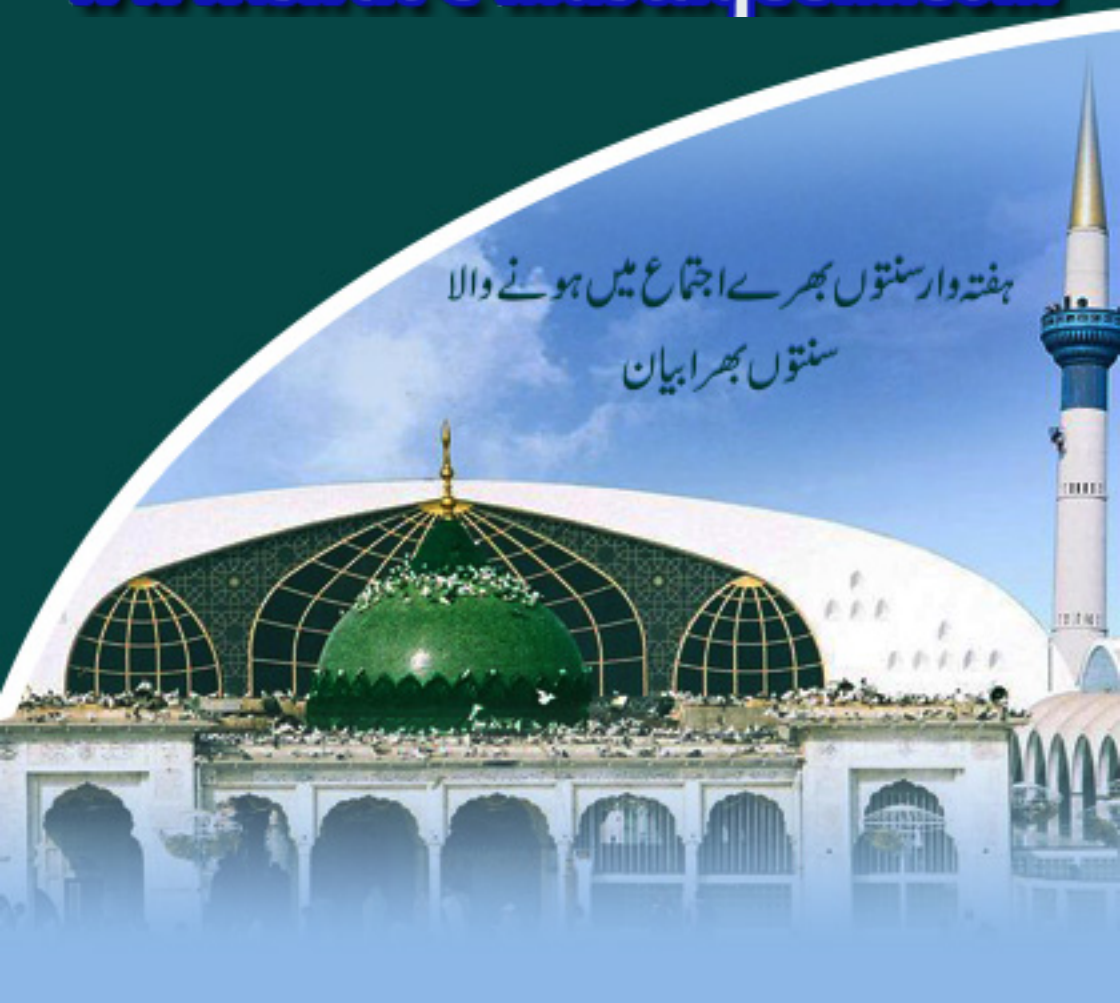


عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِي

فیضانِ داتا علی مجبوری

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: فرض حج کرو بے شک اس کا اجر بیس غزوات میں شرکت کرنے سے زیادہ ہے اور مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھنا اس کے برابر ہے۔ (فردوس الاخبار، ۲/۲۰۷ حدیث ۲۳۸۳)

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے محبوب پر ہر دم دُرودِ پاک ہم مولیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حصولِ ثواب کی خاطر بیانِ سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”بَیِّنَةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ“ مسلمان کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للظہرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۳۲)

دومدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیانِ سننے کی نیتیں:

لگا ہین بچی کیے خوب کان لگا کر بیانِ سنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❀ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور الجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللہ، تُوْبُوْا اِلٰی اللہ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والوں کی دل جوئی کیلئے بلند آواز سے

جواب دوں گا ❀ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی یتیش:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❀ دیکھ کر بیان کروں گا ❀ پارہ 14، سورۃ نَحْل، آیت 125: اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالنَّوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (ترجمہ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے) اور بخاری شریف (حدیث 4361) میں وارد اس فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً۔ یعنی ”پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے احکام کی پیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❀ اشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اخلاص پر توجہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مدنی قافلے، مدنی انعامات، نیز علاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتیٰ الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے ایک ایسی عظیم ہستی کے متعلق چند مدنی پھول پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا کہ جن کی وجہ سے اسلام کی عِدَّت، شان و شوکت اور قوت میں اضافہ ہوا جنہوں نے سخاوت کے دریا بہا دیئے، جن کا فیضان کئی صدیاں گزر جانے کے باوجود آج بھی جاری و ساری ہے، جن کے مزار پر انوار پر ہر وقت لوگوں کا جھوم رہتا ہے اور لوگ حاضر ہو کر اپنی منہ مانگی جائز مرادیں پاتے ہیں۔ یہ اہم شخصیت کون تھیں ان کا نام و نسب کُتِبت و لُقِبَ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

وَجَلَّ بَیَانُ کَرُوں گا۔ نیز آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ کا حُصُولِ عِلْم کیلئے سفر کرنا نیز آپ کی پاکیزہ عادات و صفات مثلاً شریعت کی بجا آوری، مہمانوں کی مہمان نوازی اور پیر و مُرشد کی فرمانبرداری سے مُتَعَلِّقِ مدنی پھول بھی آپ کے گوش گزار کروں گا، اس کے علاوہ آپ کی کرامت اور بیان کے آخر میں پانی پینے کی سُنَّتیں اور آداب بھی بیان کروں گا۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آئیے! سب سے پہلے ایک حکایت سنئے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جادوگر کا قبولِ اسلام

رائے راجو ایک بہت بڑا غیر مُسلم جادوگر تھا، لوگ اسے اپنے جانوروں کا دودھ دیا کرتے تھے اور اگر کوئی اسے دودھ کا نذرانہ نہ دیتا تو وہ اس کے جانوروں پر ایسا جادو کرتا کہ جانوروں کے تھنوں سے دودھ کے بجائے خون نکلنے لگتا، ایک دن ایک بوڑھی عورت رائے راجو کے پاس دودھ لے جا رہی تھی کہ ایک بزرگ نے اسے بلا کر فرمایا، یہ دودھ مجھے دیدو اور جو اس کی قیمت بنتی ہے وہ لے لو۔ اس بوڑھی عورت نے کہا کہ ہمیں بہر صورت یہ دودھ رائے راجو کو دینا ہی پڑتا ہے ورنہ ہمارے جانوروں کے تھنوں سے دودھ کے بجائے خون آنے لگتا ہے، یہ سن کر اُس بزرگ نے مُسکرا کر فرمایا! اگر تم یہ دودھ مجھے دے دو تو تمہارے جانوروں کا دودھ پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ جائے گا۔ یہ سنئے ہی اس بوڑھی عورت نے آپ کو دودھ پیش کر دیا۔ جب وہ اپنے گھر گئی تو یہ دیکھ کر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اس کے جانوروں میں اس قدر دودھ تھا کہ تمام برتن بھر جانے کے بعد بھی تھنوں سے دودھ ختم نہیں ہو رہا تھا جب اُس بزرگ کی یہ زندہ کرامت لوگوں میں عام ہوئی تو گرد و نواح سے لوگ دودھ کا نذرانہ لیکر حاضر ہونے لگے ایک طرف تو لوگوں کی عقیدت کا یہ حال تھا اور دوسری طرف رائے راجو یہ ماجرا دیکھ کر

آگ بگولا ہو رہا تھا آخر کار ان بزرگ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور انہیں مقابلے کے لئے للکارتے ہوئے کہنے لگا کہ اگر آپ کے پاس کوئی کمال ہے تو دکھائیں، بزرگ نے فرمایا! میں کوئی جادوگر نہیں، میں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک عاجز بندہ ہوں۔ ہاں! اگر تمہارے پاس کوئی کمال ہے تو تم دکھاؤ یہ سنتے ہی وہ اپنے جادو کے زور پر ہوا میں اُڑنے لگا۔ وہ بزرگ یہ دیکھ کر مسکرائے اور اپنے جوتے ہوا میں اُچھال دیئے، جوتے رائے راجو کے ساتھ ہوا میں اُڑنے لگے، ان بزرگ کی یہ کرامت دیکھ کر رائے راجو اتنا متاثر ہوا کہ توبہ کر کے دائرۂ اسلام میں داخل ہو گیا۔ نہ صرف مسلمان ہوا بلکہ آپ کے ہاتھ پر بیعت بھی کی اور آپ کی صحبتِ بابرکت سے فیضیاب بھی ہوا۔ (تذکرہ اولیائے لاہور، ص ۵۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہو مدینے کا کٹ مجھ کو عطا داتا پیا آپ کو خواجہ پیا کا واسطہ داتا پیا
مجھ کو رمضانِ مدینہ کی زیارت ہو نصیب خرچ ہو راہِ مدینہ کا عطا داتا پیا
دو نہ دو مرضی تمہاری تم مدینے کا کٹ میں پکارے جاؤں گا داتا پیا داتا پیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے جس باکرامت ہستی کی ایمان افروز کرامت سماعت فرمائی کہ ایک نظر ولایت سے انہوں نے اس جادوگر کو کفر کے اندھیروں سے نکال کر نورِ اسلام سے مالا مال فرمادیا، بھٹکے ہوئے راستے سے ہٹا کر صراطِ مُسْتَقِیم پر گامزن فرمادیا۔ کیا آپ جانتے ہیں یہ کون تھے؟ یہ عظیم شخصیت حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش سَیِّد ابوالحسن علی بن عثمان حسنی جَلَّابِی ہجویری جنیدی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ التَّوَّابِ تھے۔

آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بر صغیر پاک و ہند کے اَوَّلِینِ مُبْلِغِینِ اسلام میں سے وہ عظیم شخصیت ہیں جنہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کرم نوازیوں اور سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عنایتوں سے ہند میں اسلام

کا پرچم لہرایا، اسے نورِ اسلام سے مُنَوَّد فرمایا، جہالت و گمراہی میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو توحید و رسالت کے انوار سے روشناس کروایا، لوگوں کے دلوں میں خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ کی محبت کے پُھول کھلائے اور معرفتِ الہی کے خزانے لُٹائے۔ آپ کے درس و تدریس، وعظ و تبلیغ، اجتماعی و انفرادی کوشش، تصنیف و تحریر اور روحانی قوت سے ہند میں نہایت ہی تیزی سے اسلام کی روشنی پھیلنا شروع ہوئی اور لوگ جوق در جوق دائرۃ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ آئیے ہم بھی آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے ذکرِ خیر سے برکتیں حاصل کرتے ہیں۔

ولادت و سلسلہ نسب

حضرت سیدنا داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی کی ولادت باسعادت کم و بیش ۷۴۰ھ میں غزنی شہر (مشرقی افغانستان) کے محلہ جلاب میں ہوئی۔ آپ کی ولادت کے کچھ عرصے بعد آپ کا خاندان محلہ ہجویر میں منتقل ہو گیا۔ آپ کی کنیت ابوالحسن، نام علی اور لقب داتا گنج بخش ہے، آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا شجرہ نسب اس طرح ہے: ”حضرت سید علی بن سید عثمان بن سید علی بن عبدالرحمن اور آپ کا سلسلہ نسب مولیٰ مُشکل کُشاء حضرت سیدنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم تک پہنچتا ہے۔ (مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص ۸ تا ۱۱، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور) آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا وصالِ پُر لال اکثر تذکرہ نگاروں کے نزدیک 20 صفر المظفر 465ھ کو ہوا، آپ کا مزار (مرکز الاولیاء) لاہور (پاکستان) میں ہے اسی مناسبت سے اسے مرکز الاولیاء اور داتا گنگر کہا جاتا ہے۔

دولتِ دنیا کا سائل بن کے میں آیا نہیں مجھ کو دیوانہ مدینے کا بنا داتا پیا

کاش میں رویا کروں عشقِ رسولِ پاک میں سوز و ایسا پئے احمد ر ضا داتا پیا

کاش! پھر لاہور میں نیکی کی دعوت عام ہو فیض کا دریا بہا دو سرورِ داتا پیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُصُولِ علم

حضورِ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ شریعتِ بنیاد ہے!

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیضَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ یعنی علمِ دین حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر (حسبِ حال) فرض ہے۔ اس حدیثِ پاک کے علاوہ بھی علمِ دین کے کثیر فضائل احادیثِ مبارکہ میں وارد ہوئے ہیں جن کے پیشِ نظر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے ہمیشہ اس فریضہ میں مشغول رہتے ہیں اور طلبِ علم سے کبھی بھی گریزاں نہیں ہوتے۔ اسی جذبے کے پیشِ نظر حضرت سیدنا داتا گنج بخش رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بھی حصولِ علمِ دین میں مشغول ہو گئے۔ جس دور میں حضرت سیدنا داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ التَّوَّابِ پیدا ہوئے اُس وقت کئی عالم، فاضل اور اہل دانش غزنی میں رہتے تھے، گویا غزنی کی فضا میں ہر طرف علم و فکر اور معرفت کا چرچا تھا، ایک تو ماحول کا اثر اور دوسرا یہ کہ آپ کے حق میں ہادی عالم اور مرجعِ خلائق بننا مُقَدَّر میں لکھا جا چکا تھا لہذا آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے رحمتِ الہی کے سایہ میں خود علمِ دین حاصل کرنا شروع کیا اور چار سال سے زائد عمر میں حُرُوفِ شَاسِی کے بعد قرآنِ مجید پڑھنا شروع کیا اور تھوڑے ہی عرصے میں قرآنی تعلیم مکمل کر لی، اس کے بعد رَفْتہ رَفْتہ وقت کے مشہور علماء سے عربی، فارسی، حدیث، فقہ، تفسیر، منطق، فلسفہ اور دیگر علوم و فنون حاصل کئے۔ اور رحمتِ خداوندی کے ذریعے آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ایک مُتَّبِح (م-ت-ج-ح) یعنی ایک بہت بڑے عالم (عالمِ دین بن کر اُنْفِقِ عالم پر رُو نما ہوئے۔ (فیضانِ داتا گنج بخش ملخصاً، ص ۳)

حضرت سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ التَّوَّابِ کے سینے میں علمِ دین حاصل کرنے کا

بے انتہا شوق تھا، آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اپنے اس شوق کو پورا کرنے اور ظاہری اور باطنی علم و عرفان کی روشنی کی تلاش میں بہت سے سفر کئے اور اس دوران بڑی بڑی صعوبتیں اُپتیں برداشت کیں آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے علمِ دین کی خاطر شام، عراق، بغداد، مدائن، فارس، قہستان، آذربائیجان، خراسان اور ترکستان کے علاوہ دیگر ممالک کے سفر کیے اور آخر میں ہند تشریف لائے اور مرکز الاولیاء لاہور میں اسلام کا ایسا جھنڈا گاڑا جو قیامت تک اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کوئی نہ اُکھاڑ سکے گا۔

(اللہ کے خاص بندے، ص ۴۶۰ وغیرہ ملخصاً)

غم مجھے بیٹھے مدینے کا عطا کر دو شہا میرا سینہ بھی مدینہ دو بنا داتا پیا
بیٹھے بیٹھے مصطفےٰ کی بارگاہِ پاک میں کچھ میری سفارش آپ یا داتا پیا
گو ذلیل و خوار ہوں پانی ہوں میں بدکار ہوں آپ کا ہوں آپ کا ہوں آپ کا داتا پیا

سُبْحَانَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرت سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ التَّوَّی کو علمِ دین حاصل کرنے کا کس قدر شوق تھا کہ آپ نے دُور دراز مقامات عراق، شام، فارس، طبرستان اور ترکستان سمیت 10 سے زائد ممالک کا سفر کیا۔ ایک ہم ہیں کہ اس ترقی یافتہ دور میں جبکہ علمِ دین حاصل کرنا انتہائی آسان ہو چکا ہے اس کے باوجود بھی علمِ دین سے کوسوں دور ہیں؟ افسوس! صد افسوس! ہم اپنے بچوں کی بہتر تعلیم و تربیت کیلئے انہیں دینی علوم کے زیور سے آراستہ کرنے کے بجائے صرف دُنیاوی علوم و فنون سکھاتے ہیں اگر بچہ ذرا ذہین ہو تو اسے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہش انگڑائیاں لینے لگتی ہے اور اس خواہش کی تکمیل کے لئے اس کی دینی تربیت سے مُنہ موڑ کر مغربی تہذیب کے نمائندہ اداروں کے مخلوط ماحول میں تعلیم دلوانے میں کوئی عار (شرم) محسوس نہیں کی جاتی بلکہ اسے ”اعلیٰ تعلیم“ کی خاطر سُفار کے حوالے کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ مسلمانوں کی بد حالی، مغربی تہذیب سے محبت اور روشن

خیالی اور اخلاقی قدروں کی پامالی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ آج مسلمانوں کی دین سے دوری کا یہ عالم ہے کہ انہیں اپنے کام کاج سے فراغت کے بعد فضولیات میں وقت برباد کرنا تو منظور ہے مگر اپنی آخرت کی بہتری کیلئے فرض علوم سیکھنے کی فرصت نہیں۔ خدا را! ہوش میں آئیے! زندگی اور وقت کو غنیمت جانتے ہوئے حصولِ علمِ دین میں مشغول ہو جائیے ورنہ یہ سانسیں رکتے ہی علمِ دین حاصل کرنے کا یہ انمول موقع بھی ہاتھ سے چلا جائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ دعوتِ اسلامی نے ہمارے لئے علمِ دین حاصل کرنا بہت ہی آسان کر دیا ہے۔ مدنی منوں کی بہتر تعلیم و تربیت کیلئے مدارس المدینہ، دارالمدینہ اور درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کیلئے جامعات المدینہ وغیرہ قائم ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے اسلامی بھائیوں کی تربیت اور ان میں مزید قابلیت پیدا کرنے کیلئے مختلف کورسز مثلاً ”مدنی انعامات و مدنی قافلہ کورس“ ”مدنی تربیتی کورس“ ”فرض علوم کورس“ ”تجوید و قراءت کورس“ ”امامت کورس“ ”مدرس کورس“ کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔ لہذا آپ سے جس طرح بھی ممکن ہو سکے ان کورسز میں شرکت فرما کر علمِ دین کی خوب خوب بہاریں لوٹیئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں علمِ دین سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

علومِ باطنی کی تحصیل اور سلسلہ بیعت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن و حدیث اور تمام ظاہری و شرعی علوم سے فراغت کے بعد جب

داتا صاحب رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے راہِ سلوک میں قدم رکھنے کا ارادہ فرمایا تو پیرِ کامل کی تلاش میں بہت سی خانقاہوں، درویشوں اور اہلِ اللہ کی صحبتوں سے فائدہ اٹھایا۔ اسی تلاش میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیدنا ابوالفضل محمد بن حسن خٹکی جنیدی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ التَّوَّابِ کی خدمت میں پہنچا دیا۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سلسلہ

جنید یہ میں ان کے ہاتھ پر بیعت ہوئے، یہ وہی سلسلہ ہے جس میں حضور غوثِ الاعظم مُعْی الدِّین سَید ابو محمد عبدالقادر جیلانی قُدس سِرُّہُ التَّوَدِّیٰ بیعت ہوئے تھے۔ حضرت داتا گنج بخش رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کاسلسلہ چند واسطوں سے حضرت سَیدنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ التَّوَدِّیٰ تک پہنچتا ہے۔ اور حضرت سَیدنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ التَّوَدِّیٰ وہ جَلِیلُ الْقَدْرِ ہستی ہیں جو براہِ راست اَمِیرُ الْمُؤْمِنِین حضرت سَیدنا عَلِیُّ الْحَرْتَضِی شَیخِ خدَا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم سے شرفِ بیعت اور خلافت کی دولت سے مالا مال تھے۔

(مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص ۱۳، وغیرہ ملخصاً)

حکمِ مرشد کی حکمت!

حضرت سَیدنا داتا گنج بخش رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے (پیر و مرشد حضرت سَیدنا ابوالفضل محمد بن حسن خٹلی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ التَّوَدِّیٰ کی خدمت میں رہ کر) حُصُولِ معرفت کی خاطر بے حد ریاضت و عبادت کی، حُصُولِ علم کی خاطر سفر کی صعوبتیں برداشت کیں، رضائے الہی کے لئے اُونی لباس پہنا، مَحَبَّتِ الہی میں فقر و فاقہ اختیار کیا اور عشقِ حقیقی میں ثابت قدمی کی خاطر مَصائب و مُشکلات میں صبر و ضبط سے کام لیا آخر کار اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے آپ کی معرفت کی تکمیل ہوئی۔ جب آپ کے پیر و مرشد حضرت سَیدنا ابوالفضل محمد بن حسن خٹلی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ التَّوَدِّیٰ کی نظر ولایت نے دیکھا کہ میرے مُرید خاص کے علم ظاہری و باطنی سے مخلوقِ خدَا کے فائدہ اُٹھانے اور ان کی صحبت سے فیض پانے کا وقت آگیا ہے تو آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے حکم دیا کہ تم (مرکز الاولیاء) لاہور روانہ ہو جاؤ اور وہاں جا کر رُشد و ہدایت کا فریضہ انجام دو، حضرت سَیدنا داتا علیٰ ہجویری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ التَّوَدِّیٰ نے مُرشد کا حکم سُن کر عرض کی: حضور! وہاں تو پہلے ہی میرے پیر بھائی اور آپ کے مرید حضرت شاہ میراں سَید حسین بخاری زَنجانی قُدس سِرُّہُ التَّوَدِّیٰ موجود ہیں اور وہ تو قُطب بھی ہیں تو پھر مجھے وہاں روانہ کرنے کی کیا حکمت؟ پیر صاحب نے فرمایا: تم اس بات کو رہنے دو اور فوراً

(مرکز الاولیاء) لاہور روانگی کی تیاری کرو۔ (مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص ۵۰، وغیرہ)

حضرت سیدنا داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ التَّوَّابِ حکم مُرشد کی تعمیل میں سفر پر روانہ ہوئے۔ جس دن آپ نے (مرکز الاولیاء) لاہور شہر میں قدم رکھا اسی دن آپ نے ایک جنازہ دیکھا، لوگوں سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ جنازہ (مرکز الاولیاء) لاہور کے قُطب حضرت شاہ میراں سید حسین بخاری زنجانی قُدَس سِتُّہُ الرِّبَّانِی کا ہے۔ اس وقت آپ کو اپنے اس سوال کا جواب مل گیا کہ جب (مرکز الاولیاء) لاہور میں پہلے ہی ایک قُطب موجود ہیں تو میرے جانے کی کیا ضرورت اور مُرشد کے حکم کی حکمت بھی معلوم ہو گئی۔

(مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص ۵۰، وغیرہ)

آرزو ہے موت آئے گنبدِ خضرا تلے ہاتھ اٹھا کر کیجئے حق سے دعا داتا پیا
میں ہوں عصیاں کا مریض اور تم طیبِ عاصیاں ہو عطا مجھ کو گناہوں کی دوا داتا پیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے ہمیں یہ مدنی پھول ملتا ہے کہ اگر مُرشدِ کامل کسی بات کا حکم دیں اور ہمیں بظاہر اس کا کوئی فائدہ نظر نہ آئے یا حکمت معلوم نہ ہو تب بھی آنکھ بند کر کے اِس یقین کے ساتھ حکم کی تعمیل کرنی چاہئے کہ مُرشدِ کامل نے حکم دیا ہے تو کوئی نہ کوئی حکمت و مصلحت ضرور ہوگی۔ کیونکہ ہماری آنکھیں ظاہری چیزوں کو دیکھتی ہیں جبکہ مُرشدِ کامل اپنی نگاہِ ولایت سے تمام مصلحتوں کو سامنے رکھ کر ہی حکم صادر فرماتے ہیں۔ لہذا مُریدِ صادق (سچے مُرید) کو چاہئے کہ پیرِ کامل کے احکامات کو اپنی عقل کے ترازو میں تولنے اور ”کیوں، لیکن، اگر، مگر“ کے ہیر پھیر میں پڑنے کی بجائے فوراً عمل پیرا ہو۔ حضرت سیدنا عبدُ العزیز بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ علیہ کا فرمان ہے: مرید کی اپنے پیر سے سچی محبت کی علامت یہ ہے کہ مُرید اپنے پیر کو عقل کے ترازو میں تولنا چھوڑ دے یہاں تک کہ اسے اپنے پیر کے تمام افعال، اقوال اور احوال بالکل دُرست دکھائی دیتے ہوں، اگر کوئی بات سمجھ میں آجائے تو ٹھیک، ورنہ اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کر دے مگر اس بات کا یقین رکھے کہ پیر کا عمل

درست ہی ہے۔ لیکن اگر اسے پیر کا کوئی فعل بظاہر غلط معلوم ہو اور دل میں خیال کرے کہ پیر صاحب غلطی پر ہیں تو ایسا شخص پل بھر میں سر کے بل گر جاتا ہے اور اپنے دعویٰ ارادت میں جھوٹا ثابت ہوتا ہے۔ (الابرین، الباب الخامس فی ذکر التماخ و الارادة، الجزء الثانی، ص ۷۷) اور سیدنا امام عبد الوہاب شَعرانی قُدس سَمَاءُ التَّوَدَّی ارشاد فرماتے ہیں: مُرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے مُرشد کو کبھی کیوں نہ کہے کیونکہ تمام مَشاخ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس مرید نے اپنے مرشد کو کیوں کہا وہ طریقت میں کامیاب نہ ہو گا۔ (الانوار القدسیہ، ص ۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے پُر فتن دور میں پیری مُریدی کا سلسلہ وسیع تر ضرور ہے، مگر کامل اور ناقص پیر کا امتیاز مشکل ہے۔ یہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا خاص کرم ہے! کہ وہ ہر دور میں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمت کی اصلاح کیلئے اپنے اولیاء کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام ضرور پیدا فرماتا ہے۔ جو اپنی مومنانہ حکمت و فراست کے ذریعے لوگوں کو یہ ذہن دینے کی کوشش فرماتے ہیں کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ (اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ)

فی زمانہ مُرشدِ کامل کی ایک مثال شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہیں، جن کی نگاہِ ولایت نے لاکھوں مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا کر دیا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سلسلہ عالیہ قادریہ رَضَوِیہ میں مُرید کرتے ہیں اور قادری سلسلے کی تو کیا بات ہے! کہ شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنے مُریدوں کے لئے قیامت تک اس بات کے ضامن ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی توبہ کئے بغیر نہیں مرے گا۔“ (ہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ و بشر اہم، ص ۱۹۱)

جو کسی کا مُرید نہ ہو اُس کی خدمت میں میرا مشورہ ہے! کہ اپنی دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے اس زمانے کے سلسلہ عالیہ قادریہ رَضَوِیہ کے عظیم بزرگ شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مُرید ہو جائے۔ یقیناً مرید ہونے میں نقصان کا کوئی پہلو ہی نہیں، دونوں جہاں میں اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ فائدہ ہی

فائدہ ہے۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہمیں اپنے نیک بندوں کے دامن سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور اچھوں کے صدقے ہمیں بھی اچھا بنائے۔ امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْأَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

اتباعِ شریعت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ التَّوَّی نے اپنی ساری زندگی اتباعِ شریعت، اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اطاعت اور معرفت کی منازل طے کرنے میں گزاری آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بہت سی ریاضتیں اور مجاہدے کئے، جگہ جگہ کی سیر و سیاحت فرمائی، کئی ممالک کے سفر بھی کیے آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ دورانِ سفر بھی پابندیِ نماز کا بہت اہتمام فرمایا کرتے تھے، مسلسل چالیس سال تک سفر میں رہے لیکن اس کے باوجود کبھی آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی نمازِ باجماعت ترک نہ ہوئی جب مجمعہ کا دن آتا تو آپ کسی نہ کسی شہر میں چلے جاتے اور نمازِ جمعہ ادا فرماتے۔ (کشف المحجوب، ص ۱۳، ملخصاً، مطبوعہ نوریہ رضویہ) آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ انتہائی خُشُوع و خُضُوع کیساتھ نماز ادا فرماتے اور نماز میں آپ کامل طور پر اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی طرف متوجہ رہتے، فارغ اوقات میں نوافل کی کثرت کیا کرتے۔ پابندیِ نماز سے آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی ذات میں ذکرِ الہی پر مداومت (یعنی ہمیشگی)، طہارتِ نفس، عاجزی و انکساری اور اخلاص جیسی خوبیاں پیدا ہوئیں۔ (اللہ کے خاص بندے ص ۴۶۳)

آپ کی چشمِ کرم ہو جائے گر بد حال پر دُور ہو غم کی ابھی کالی گھٹا داتا پیا
 کیا غرض در در پھروں میں بھیک لینے کیلئے ہے سلامت آستانہ آپ کا داتا پیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا داتا گنج بخش رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے مختلف ممالک کا سفر اختیار فرمایا مگر دورانِ سفر کبھی بھی نماز ترک نہ فرمائی۔ اور جب بھی نماز ادا فرماتے تو کامل توجہ اور انتہائی

خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ ادا فرماتے۔ جبکہ ہمارا معاملہ اس کے برعکس نظر آتا ہے کہ بعض افراد تو ایسے ہیں کہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نماز پڑھتے ہی نہیں اور جو پڑھتے ہیں ان میں سے ایک تعداد ہے جو دُرُست طریقے سے نماز پڑھنے سے قاصر ہے۔ نماز میں خُشُوع و خُضُوع حاصل ہونا تو دُرکنار نماز میں توجُّہ بھی نصیب نہیں ہوتی اور دل میں طرح طرح کے خیالات آتے رہتے ہیں، ان کا جسم تو مسجد میں ہوتا ہے لیکن دل بازار اور کاروباری معاملات میں الجھا رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ ایسوں کو عبادت میں لذت و چاشنی نصیب نہیں ہو پاتی۔ ایسے افراد کو چاہیے کہ جلد از جلد دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے شیطانی خیالات اور وَسَاوِس کے علاج کا نہ صرف طریقہ معلوم ہو گا بلکہ عملی طور پر نفس و شیطان کے ہر وار کو ناکام بنانے کا جذبہ بھی ملے گا اس کے علاوہ نمازوں کی پابندی اور سُنّتوں پر عمل کا جذبہ بھی نصیب ہو گا۔ اس کیلئے اگر ہم مدنی انعامات پر عمل کرنا شروع کر دیں تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نماز میں خُشُوع و خُضُوع کی عادت بن جائے گی۔ شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہِ اسلامی بھائیوں کے 72 مدنی انعامات میں مدنی انعام نمبر 44 میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے نماز اور دُعا کے دوران خُشُوع و خُضُوع پیدا کرنے کی کوشش فرمائی؟ نیز دُعا میں ہاتھ اٹھانے کے آداب کا لحاظ رکھا؟

ترا شکر مولا دیا مدنی ماحول
نہ چھوٹے کبھی بھی خدا مدنی ماحول
تُو آ بے نمازی، ہے دیتا نمازی
خدا کے کرم سے بنا مدنی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو ملیں گی

دلائے گاخوفِ خدا مدنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

داتا صاحب کی مہمان نوازی

حضرت سیدنا داتا گنج بخش رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی دیگر اچھی صفات کے ساتھ ساتھ آپ کی مہمان نوازی بھی بڑی عام تھی، آپ کے گرد مُحْسِنِ و مُریدین اور اسلام قبول کرنے والوں کا ہر وقت ہجوم لگا رہتا، آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس بات کو بہت ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی شخص آپ کے پاس آئے اور بھوکا واپس چلا جائے۔ اس مقصد کے لئے آپ نے ایک لنگر خانے کا انتظام کر رکھا تھا۔ جس میں بہت سادہ اور معمولی غذا مہمانوں کو مہیا کی جاتی تھی۔ کبھی روٹی اور دال اور کبھی جو اور گندم کا دلیہ ہوتا تھا، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مختصر کھانے میں اتنی برکت عطا فرماتا کہ ہر شخص آپ کے لنگر خانہ سے شکم سیر ہو کر جاتا تھا۔ مشہور ہے کہ روٹیوں اور لنگر پر جب تک آپ ایک نظر نہیں ڈال لیتے تھے اس وقت تک وہ تقسیم نہیں کیا جاتا تھا۔ ہزاروں غریب، مسکین اور مہمان یہ کھانا کھاتے تھے مگر کبھی خادموں کو یہ شکایت نہیں ہوئی کہ کھانا کم ہو گیا ہو۔ خود آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بھی اسی دَسْتَرِخْوَان پر بیٹھتے تھے جو عام لوگوں کے لئے بچھایا جاتا تھا اور وہی غذا استعمال فرماتے جو سب کے لئے لنگر خانہ میں تیار کی جاتی تھی۔ روٹیاں کبھی دال سے، کبھی سرکہ اور نمک سے اور کبھی گوشت سے مہمانوں کو کھلائی جاتی تھیں۔ یہ آپ کی کرامت تھی کہ سادی سی غذا میں بھی کھانے والے بے انتہا لطف حاصل کرتے تھے۔ (گنج بخش فیض عالم، ص ۵۹ مختصاً)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے ہمارے داتا صاحب رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کس قدر مہمان نواز تھے کہ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی بارگاہ میں آنے والا کوئی بھی شخص بغیر کھائے نہیں جاتا تھا۔ مہمان نوازی کرنا یقیناً بہت عظیم سعادت ہے اگر اس میں اچھی اچھی نیتیں شامل کر لی جائیں تو ثواب ہی ثواب

ہے۔ جبکہ بعض لوگ مہمانوں کی آمد پر گھبرا جاتے ہیں حالانکہ مہمان نوازی تو ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت ہے اور مہمان تو باعثِ خیر و برکت ہوتا ہے۔ لہذا ہمیں ان کے آنے پر خوش ہونا چاہیے اور ان کی خُوب خُوب خیر خُواہی کر کے آجرو و ثواب کمانا چاہیے۔ آئیے ترغیب کے لئے مہمان نوازی سے مُنْعَلَق دو احادیثِ مبارکہ سنتے ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بیان ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس گھر میں مہمان ہو اس گھر میں خیر و برکت اسی طرح دوڑتی ہے جیسے اُونٹ کی کوہان سے چھڑی (تیزی سے گرتی ہے)، بلکہ اس سے بھی تیز۔“ (سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الضیافۃ، الحدیث ۳۳۵۶، ج ۴، ص ۵۱) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے ”جب کوئی مہمان کسی کے یہاں آتا ہے تو اپنا رِزق لے کر آتا ہے اور جب اس کے یہاں سے جاتا ہے تو صاحبِ خانہ کے گناہ بخشے جانے کا سبب ہوتا ہے۔“

(کشف الخفاء، حرف الضاد المجمع، الحدیث ۱۶۴۱، ج ۲، ص ۳۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی بُزرگانِ دین کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے ملاقات کیلئے آنے والے علمائے کرام و دیگر شخصیات حتیٰ کہ عام اسلامی بھائیوں کی بھی خیر خواہی فرماتے ہیں اور علمائے کرام کی خدمت میں خود اپنے ہاتھوں سے کھانا بھی پیش فرماتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بھی مہمان نوازی اور خیر خواہی کی ترغیب دلائی جاتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک خواب کا ذکر!

حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ حَضَرَتْ اَلْمُذْہَب تھے اور حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم ابُو حنیفہ نعمان بن ثابت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے خاص عقیدت بھی رکھتے تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”میں ایک روز سفر کرتا ہوا ملکِ شام میں موذنِ رسول حضرت سیدنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے روضے پر حاضر ہوا، وہاں میری آنکھ لگ گئی اور میں نے اپنے آپ کو مکہ معظمہ میں پایا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قبیلہٗ بنی شیبہ کے دروازے پر موجود ہیں اور ایک عُمر رسیدہ شخص کو کسی چھوٹے بچے کی طرح اٹھائے ہوئے ہیں، میں فَرطِ مَحَبَّت سے بے قرار ہو کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف بڑھا اور آپ کے مبارک قدموں کو بوسہ دیا، دل ہی دل میں اس بات پر بڑا حیران بھی تھا کہ یہ ضعیف شخص کون ہے؟ اتنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، داناے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تَوَّابِ باطنی اور علمِ غیب کے ذریعے میری حیرت و استعجاب کی کیفیت جان گئے اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا: ”یہ ابو حنیفہ ہیں اور تمہارے امام ہیں۔ (مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص ۱۷)

حضرت سیدنا داتا گنج بخش رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنا یہ خواب بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اس سے مجھے معلوم ہو گیا کہ حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا شمار ان لوگوں میں سے ہے جن کے اوصاف شریعت کے قائم رہنے والے احکام کی طرح قائم و دائم ہیں، یہی وجہ ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان سے اس قدر مَحَبَّت فرماتے ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو امام اعظم رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے جو مَحَبَّت ہے اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ جس طرح آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام سے خطا ممکن نہیں اسی طرح اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کرم سے حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بھی خطا سے محفوظ ہیں۔ (کشف المحجوب مترجم، ص ۲۱۶ بتغیرِ قلیل)

جھولیاں بھر بھر کے لے جاتے ہیں منگتے رات دن ہو مری اُمید کا گلشن ہر داتا پیا

مجھ کو داتا جدارِ انِ جہاں سے کیا غرض میں تو ہوں منگتا ترے دربار کا داتا پیا

بٹھے بٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے جہاں ہمیں امامِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عظمت و شان

معلوم ہوئی وہیں ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دلوں کے حالات سے بھی باخبر ہیں جہی تو خواب میں سیدنا داتا گنج بخش رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے دل

میں پیدا ہونے والے سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”یہ ابو حنیفہ ہیں اور یہ تمہارے امام ہیں۔“ یہ

تو خواب کا عالم تھا، نبی کریم، رُوفٌ رَحِیمٌ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اپنی حیاتِ

ظاہری میں بھی کئی غیب کی خبریں ارشاد فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ماکانِ

وَمَا یَکُونُ کا علم عطا فرمایا، یعنی جو ہو چکا ہے اور جو ہو گا وہ سب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو علمِ غیب

کے ذریعے جانتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَعَلَمَکَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ

فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا ﴿۱۳﴾

کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا

(پ ۵، النساء: ۱۱۳) فضل ہے۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ خازن میں تین اقوال مذکور ہیں۔

(۱) شریعت کے احکام اور دین کی باتیں سکھائیں۔ (۲) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو علمِ غیب کی وہ

باتیں بتائیں جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہیں جانتے تھے۔ (۳) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو

مُجھبی چیزیں سکھائیں اور دلوں کے راز پر مُطالع فرمایا اور مُنافقین کے مکر و فریب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

وَسَلَّم کو بتا دیئے۔ (تفسیرِ خازن، پ ۵، النساء، تحت الآیة ۱۱۳، ۱/۲۲۹)

ایک اور مقام پر رسولوں کو علمِ غیب عطا کئے جانے کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ
وَلَكِنَّ اللَّهَ يَخْتَصِي مِنْ شَرِّهِ
مَنْ يَشَاءُ (پ ۴، آل عمران: ۱۷۹)

ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کی شان یہ
نہیں اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے
دے ہاں اللہ چُن لیتا ہے اپنے رسولوں

سے جسے چاہے۔

صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ التَّوَّابِ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: (اللہ عَزَّوَجَلَّ) ان برگزیدہ رسولوں کو غیب کا علم دیتا ہے اور سیدِ انبیا، حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رسولوں میں سب سے افضل اور اعلیٰ ہیں اس آیت سے اور اس کے سوا بکثرت آیات و حدیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو غُیُوب کے علوم عطا فرمائے اور غُیُوب کے علم آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معجزہ ہیں۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں دُرود

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان آیاتِ مبارکہ کے علاوہ بے شمار ایسی احادیثِ مبارکہ بھی ہیں کہ جن میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غیب کی خبریں دیتے ہوئے قیامت تک ہونے والے واقعات کے ساتھ آنے والے دور میں پیدا ہونے والے فتنوں سے بھی آگاہ فرمایا اور ہمیں ان سے بچنے کی ترغیب بھی دلائی ہے۔

حضرت سیدنا عَمْرُو بْنُ أَخْطَبِ النَّصَارِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں نمازِ فجر پڑھا کر منبر پر تشریف لے گئے اور ہمیں خطبہ سناتے رہے یہاں تک کہ نمازِ ظہر کا وقت آگیا۔ پھر آپ نے منبر شریف سے اتر کر نمازِ ظہر ادا فرمائی۔ پھر خطبہ دینے میں مشغول

ہو گئے یہاں تک کہ نمازِ عصر کا وقت ہو گیا۔ اس وقت آپ نے منبر سے اتر کر نمازِ عصر پڑھائی پھر منبر پر چڑھ کر خطبہ پڑھنے لگے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا تو اس دن بھر کے خطبہ میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں تمام ان واقعات کی خبر دے دی جو قیامت تک ہونے والے تھے، تو جس شخص نے جس قدر زیادہ اس خطبہ کو یاد رکھا وہ ہم صحابہ میں سب سے زیادہ علم والا ہے۔ مشکاة المصابیح، کتاب احوال القیامہ... الخ، باب فی المعجزات، الحدیث: ۵۹۳۶، ج ۲، ص ۳۹۷

اسی طرح غیب کی خبر دیتے ہوئے آنے والے فتنوں کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا: ”لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی کو اس بات کی کوئی پروا نہ ہوگی کہ اس نے (مال) کہاں سے حاصل کیا حرام سے یا حلال سے۔“^(۱) اپنے دین پر صبر کرنے والا انگارہ پکڑنے والے کی طرح ہو گا۔“^(۲) مساجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی، تم ان کے ساتھ نہ بیٹھنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ان سے کچھ کام نہیں۔“^(۳)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ گفتگو سے جہاں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علم غیب معلوم ہوا وہیں ہمیں قیامت کی نشانیوں میں سے بعض نشانیوں کے بارے میں بھی علم ہوا کہ قُربِ قیامت میں لوگ اس بات کی پروا نہ کریں گے کہ ہمارا کمایا ہوا مال حلال ہے یا حرام، اس دور میں دین پر قائم رہنا انتہائی دشوار ہو گا، مساجد میں دُنیوی باتیں ہو گئی۔ اگر ہم غور کریں تو جو علاماتِ قیامت ہم نے سُنیں یہ ہمارے معاشرے میں پیدا ہو چکی ہیں۔ آج ہم بد قسمتی سے حلال و حرام کی تمیز کئے بغیر دھن کمانے کی دھن میں مگن ہیں۔ یاد رکھئے! اگر ماں باپ، بہن بھائی، بیوی بچوں یا قرابت داروں کی

۱... بخاری، کتاب البیوع، باب من لم یبیأ من حیث... الخ، ۷/۲، حدیث: ۲۰۵۹

۲... ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی النبی عن سب الریاح، ۱۱۵/۳، حدیث: ۲۲۶۷

۳... شعب الایمان، باب فی الصلوات، فصل المشی الی المساجد، ۸۶/۳، حدیث: ۲۹۶۲

بے جا خواہشات پوری کرنے اور ان کے طعنوں سے بچنے کے لئے حرام و حلال کی پرواہ کئے بغیر مال و دولت جمع کرتے رہے اور علم دین سیکھ کر سنتوں کے مطابق ان کی تربیت نہ کی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروز قیامت یہی بیوی بچے ہمارے خلاف بارگاہِ الہی میں مُقَدَّمہ کر کے ہماری پکڑ کا باعث بن جائیں۔ اسی طرح دوسری نشانی یہ کہ دین پر صبر کرنے والا انگارہ پکڑنے والے کی طرح ہو گا۔ مفسرِ شہیر حضرت علامہ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ التَّوَّابِ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”جیسے ہاتھ میں انگارہ رکھنا بہت ہی بڑے صابر کا کام ہے یوں ہی اس وقت مخلص، کامل مسلمان بننا سخت مُشکل ہو جاوے گا۔“ (4)

فی زمانہ یہ علامت بھی ہمارے معاشرے میں پائی جانے لگی ہے کہ اگر کوئی سچا مسلمان اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری سنتوں پر عمل کرے، اپنے چہرے پر داڑھی شریف سجالے، یافیشن پرستی کو چھوڑ کر سنت کے مطابق مدنی لباس اپنالے تو ایسے مسلمان کو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ طرح طرح سے ستایا جاتا ہے اس کا مذاق اڑایا جاتا ہے، اس پر طعن و تشنیع کے تیر برسائے جاتے ہیں۔ اگر وہ تب بھی نہ مانے تو بعض اوقات اس بے چارے کو شدید ظلم و ستم کا نشانہ بنا کر خوب مارا پیٹا بھی جاتا ہے۔ ایسے افراد کو چاہیے کہ اپنے اس فعل سے توبہ کریں اور دین سے مَحَبَّت کا جذبہ پانے، سنتوں کی طرف رَغْبَت بڑھانے، فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ سنن و نوافل کی عادت بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اسلامی بھائیوں کو فرائض کے ساتھ ساتھ سنتیں اپنانے اور تہجد، اشراق و چاشت اور آذابین وغیرہ نوافل کی عادت بنانے کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں

کیونکہ فرض کی پابندی کے ساتھ ساتھ نوافل کے بھی بے شمار فضائل ہیں حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ نوافل کے ذریعے بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب و مُقَرَّب بن جاتا ہے۔ چنانچہ سید المبلغین، رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میرے کسی بندے نے میرے فرض کردہ احکام کی بجا آوری سے زیادہ محبوب شے سے میرا قُرب حاصل نہیں کیا اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قُرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے مَحَبَّت کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے مَحَبَّت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضرور عطا فرماتا ہوں اور اگر کسی چیز سے میری پناہ چاہے تو میں اسے ضرور پناہ عطا فرماتا ہوں۔"

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، الحدیث: ۶۵۰۲، ص ۵۴۵)

مفسرِ شہیر، حکیمُ الامّت، مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس عبارت کا یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ ولی میں حُلُول کر جاتا ہے جیسے کونکہ میں آگ یا پھول میں رنگ و بُو، کہ خدا تعالیٰ حُلُول سے پاک ہے اور یہ عقیدہ (رکھنا) کفر ہے (بلکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے) کہ وہ بندہ فنا فی اللہ ہو جاتا ہے جس سے خدائی طاقتیں اس کے اعضاء میں کام کرتی ہیں اور وہ ویسے کام کر لیتا ہے جو عقل سے وِراء ہیں (جیسا کہ) حضرت سلیمان (عَلٰی سَیِّدِنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے تین میل کے فاصلہ سے چوٹی کی آواز سُن لی، حضرت آصف بن برخیا (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے پلک جھپکنے سے پہلے یمن سے تختِ بلقیس لا کر شام میں حاضر کر دیا۔ حضرت عُمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے مدینہ منورہ سے خطبہ پڑھتے ہوئے نہاوند تک اپنی آواز پہنچا دی۔ حُضُورِ انُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے قیامت تک کے واقعات پچشمِ ملاحظہ فرمالیے۔ یہ سب اسی طاقت کے کرشمے ہیں۔ اس حدیث سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو طاقت

اولیاء کے منکر ہیں۔ (مرآۃ المناجیح شرح مشکاة المصابیح، ج سوم، ص ۳۳۶، ملقط)

سمتِ مسجد سے متعلق کرامت!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً جو لوگ اتباعِ شریعت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں زندگی گزارتے ہیں اور نوافل کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب پالیتے ہیں تو ان کے اعضاء میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طاقتیں کام کرتی ہیں اور پھر ان اُولیاء اللہ سے ایسے مُحِیِّدُ الْعُقُول (یعنی عقول کو حیران کرنے والے) کام صادر ہوتے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر لوگ دنگ رہ جاتے ہیں۔ حضرت سیدنا داتا گنج بخش رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے بھی ایسی کئی کرامات کا ظہور ہوا۔ آئیے ان میں سے ایک ایمان افروز کرامت سنئے ہیں۔

منقول ہے کہ حضرت سیدنا داتا گنج بخش رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے مرکز الاولیاء لاہور تشریف لاتے ہی اپنی قیام گاہ کے ساتھ ایک چھوٹی سی مسجد تعمیر کرائی، اس مسجد کی محراب دیگر مساجد کی بہ نسبت جنوب کی طرف کچھ زیادہ مائل تھی، لہذا مرکز الاولیاء لاہور میں رہنے والے اس وقت کے علماء کو اس مسجد کی سمت کے معاملے میں تشویش لاحق ہوئی۔ چنانچہ ایک روز داتا گنج بخش رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے تمام علماء کو اس مسجد میں جمع کیا اور خود امامت کے فرائض انجام دیئے، نماز کی ادائیگی کے بعد حاضرین سے فرمایا: ”دیکھئے کہ کعبہ شریف کس سمت میں ہے؟ یہ کہنا تھا کہ مسجد و کعبہ شریف کے درمیان جتنے حجابات تھے سب کے سب اُٹھ گئے اور دیکھنے والوں نے دیکھا کہ کعبہ شریف محرابِ مسجد کے عین سامنے نظر آرہا ہے۔ (مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص ۵۶، وغیرہ)

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کو عقیدت ہو تو دیکھ ان کو
یدِ بیضا لئے پھرتے ہیں اپنی آستینوں میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے خاص بندوں کو کس قدر انعامات و

کرامات سے نوازتا ہے کہ سیدنا داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ التَّوَّی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کی ہوئی طاقت سے لاہور اور کعبۃ اللہ شریف کے درمیان کے سارے پردے ہٹا کر لوگوں کو کعبۃ اللہ شریف کا دیدار کروادیا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی ہر دم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ان محبوب بندوں کی صحبت سے فیضیاب ہوتے رہیں۔ اگر ہم نیک لوگوں کی صحبت میں اٹھنے بیٹھنے کے خواہش مند ہیں اور خود بھی گناہوں سے بچتے ہوئے نیکیاں کرنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سنتوں کی خوشبو پھیلانے، علم دین کی شمعیں جلانے اور لوگوں کے دلوں میں اولیاء اللہ کی محبت و عقیدت بڑھانے میں مصروف ہے۔ دنیا کے کم و بیش 192 ممالک میں اس کا مدنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ ساری دنیا میں مدنی کام کو منظم کرنے کے لئے تقریباً 95 شعبہ جات قائم ہیں، انہی میں سے ایک شعبہ ”مجلس مزاراتِ اولیاء“ بھی ہے، اس شعبے کے ذمہ داران مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ بزرگانِ دین کے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہو کر مختلف دینی خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ مثلاً اَحْسَنُ الْمَقْدُور صاحبِ مزار کے عرس کے موقع پر اجتماع ذکر و نعت کا انعقاد کرنا، مزارات سے ملحقہ مساجد میں عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے سفر کروانا اور بالخصوص عرس کے دنوں میں مزار شریف کے احاطے میں سنتوں بھرے مدنی حلقے لگانا جن میں وضو، غسل، تیمم، نماز اور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتیں سکھائی جاتی ہیں نیز دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب بھی دلائی جاتی ہے، ایامِ عرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کے تحائف بھی پیش کیے جاتے ہیں نیز ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی صاحبِ مزار بزرگ کے سجادہ نشین، خُلفاء اور مزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کر کے انہیں دعوتِ اسلامی کی

خدمات، جامعات المدینہ و مدارس المدینہ و دارالمدینہ اور بیرون ملک میں ہونے والے مدنی کاموں سے آگاہ کرتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کو دن دگنی رات چلنی ترقی عطا فرمائے۔

امین بجاہ النَّبِیِّ الْأَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حضرت سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری عَلَیْہِ

رَحْمَةُ اللہِ التَّوَّابِ کی سیرت اور آپ کی شان و عظمت سے متعلق سُننے کی سعادت حاصل کی، سب سے پہلے آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی ایک کرامت سنی جس میں ایک جادوگر آپ کی کرامت دیکھ کر اسلام لایا۔ اس کے بعد آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا نام مبارک، کنیت و القاب اور آپ کا سن وفات اور مدفن کے بارے میں سنا۔ اس کے بعد آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی علم دین سے محبت کے بارے میں سنا کہ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے صرف علم دین حاصل کرنے کیلئے کئی ممالک کا سفر اختیار فرمایا۔ پھر ہم نے آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے متعلق سنا کہ کس طرح اپنے مرشد پاک کے حکم کی تعمیل کی اور اپنے پیر صاحب کے حکم پر مرکز الاولیاء لاہور تشریف لائے اور پھر اس شہر میں علم و معرفت کے دریا بہا دیئے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے مرشد کامل پر نکتہ چینی کرنے یا بے جا اعتراضات کرنے کے بجائے ان کی ہر بات پر آنکھ بند کر کے حکم کی تعمیل کرنی چاہیے۔ آج ہمیں سیدنا داتا گنج بخش رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی سیرت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کیسے پابندِ شریعت تھے کہ مسلسل چالیس سال تک سفر میں رہنے کے باوجود بھی آپ کی کوئی نماز باجماعت ترک نہ ہوئی۔ ہمیں بھی اُولِیَاءِ اللہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ نمازِ باجماعت کی پابندی کرنی چاہیے۔ اس کے بعد ہم نے داتا گنج بخش رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی ایک اور اچھی عادت یعنی مہمان نوازی سے متعلق سنا کہ آپ رَحْمَةُ

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ بہت مہمان نواز تھے۔ آپ کو یہ بات ناپسند تھی کہ کوئی آپ کے در پر آئے اور خالی چلا جائے۔ پھر میں نے آپ کے سامنے حضرت سیدنا داتا گنج بخش رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا ایک خواب بھی بیان کیا کہ جس میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سیدنا امام اعظم امام ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بطور شفقت گود میں لیا ہوا تھا اس خواب کے ضمن میں، میں نے علمِ غیبِ مصطفیٰ کے متعلق مدنی پھول بھی پیش کئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اپنے نیک بندوں کی صحبت میں رہ کر ان کی سیرت پر چلتے ہوئے زندگی بسر کرنے کی توفیق و سعادت نصیب فرمائے۔ اَمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

بارہ مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اولیاء اللہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریکِ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یہ وہ مدنی ماحول ہے جس نے بزرگانِ دین کے طریقے پر چلتے ہوئے تمام مسلمانوں کو اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کا ذہن دیا اور نیکی کے کاموں میں ترقی کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب بھی دلائی ہے۔ ذیلی حلقے کے ان 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام نمازِ فجر کے بعد مدنی حلقہ بھی ہے۔ جس میں روزانہ، تین آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع ترجمہ کثر الایمان و تفسیر خزائنُ العرفان / تفسیر نور العرفان / تفسیر صراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سنت (4 صفحات) اور منظوم شجرہ قادریہ، رَضَوِیہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے۔ قرآن مجید کو پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے کی تو کیا بات ہے۔

نبی مکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظم ہے: **غَیْرُکُمْ مِّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمْہُ، یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔** (صحیح البخاری ج ۳ ص ۴۱۰ حدیث ۵۰۲۷)

حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَنَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے قرآنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قرآنِ پاک میں ہے اس پر عمل کیا، قرآن شریف اس کی شفاعت کریگا اور جنت میں لے جائے گا۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۴ ص ۴۳، النعم الکبیر بطبرانی ج ۱۰ ص ۱۹۸ حدیث ۱۰۴۵۰) ایک اور حدیث پاک میں ہے: جس شخص نے قرآن مجید کی ایک آیت یا دین کی کوئی سنت سکھائی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس سے بہتر ثواب کسی کے لیے بھی نہیں ہوگا۔ (مَجْمَعُ الْجَوَامِعِ لِلشَّیْخِ طِبَّی ج ۷ ص ۲۸۱ حدیث ۲۲۳۵۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی مدنی حلقے میں شریک ہوں یا ویسے ہی تلاوتِ قرآن مجید کے ساتھ ساتھ ترجمہ کنزالایمان اور تفسیر خزان العرفان وغیرہ پڑھنے کی سعادت نصیب ہو تو خوب ٹھہر ٹھہر کر اور اس کے معانی میں غور و فکر کرتے ہوئے اس کی تلاوت کرنی چاہیے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بہت برکتیں نصیب ہوں گی۔ اس کے علاوہ مدنی حلقے میں فیضانِ سنت کے 4 صفحات کا درس بھی دیا جاتا ہے۔ جس میں شرکت کی برکت سے حصولِ علمِ دین کے ساتھ ساتھ گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا ذہن بھی بنتا ہے۔ اس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مدنی حلقے میں منظوم شجرہ شریف بھی پڑھا جاتا ہے اور شجرہ شریف کے تو کیا ہی کہنے کہ مشائخِ کرام کا یہ دستور رہا ہے! کہ وہ اپنے مریدین و طالبین کو ایک شجرہ شریف بھی عطا فرماتے ہیں جس میں سلسلہِ عالیہ کے تمام مشائخ کے نام اور ضروری وظائف اور مخصوص ہدایات بھی ہوتی ہیں۔ شجرہ شریف میں سلسلہِ عالیہ کے مشائخ کے نام، بالترتیب اس طرح لکھے ہوتے ہیں کہ سلسلہ نبی کریم رُوَفَّ رَحِیْم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچتا ہے۔ مرید کو جب یہ یاد رہے گا کہ میں نے جس مرشدِ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے، ان کا سلسلہ ان مشائخِ عظام سے ہوتا ہوا نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچتا ہے، تو اس کے دل میں ”اپنے مشائخ“ کی محبت مزید جاں گزریں ہوگی۔ شجرہ عالیہ کو پڑھنے کی تلقین اس لئے بھی کی جاتی ہیں کہ جب کوئی ”شجرہ عالیہ“ پڑھے گا تو

بار بار اپنے مشائخِ کرام کے نام لینے کی برکت سے نام بھی یاد ہو جائیں گے اور ہر بار ایصالِ ثواب کرنے کی برکت سے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اولیائے کاملین کی ازواجِ مقدّسہ بھی خوش ہوں گی اور ایصالِ ثواب کرنے والے مرید پر خصوصی نظر عنایت ہوتی ہے جس سے مرید کو دینی و دنیوی بیشمار برکتیں حاصل ہوتی ہیں اور فائدہ ملتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دُعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں اَوْلِیَاءُ اللہ سے محبت، ذکر و زُود کی عادت، نیکیوں کی طرف رغبت اور گناہوں سے نفرت کا ذہن دیتا ہے۔ اس مدنی ماحول کی برکت سے بہت سے اسلامی بھائی گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر سُنّتوں کے مطابق زندگی گزارنے والے بن رہے ہیں۔ آئیے ایک مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔

سُنّتوں کی بہار

ایک اسلامی بھائی اپنی داستانِ عشرت کے خاتمے کے احوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں کہ دُعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی والے کاموں میں ایامِ زیست (زندگی کے دن) برباد کر رہا تھا۔ فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سُننے کا بہت شوقین تھا۔ اگر کبھی سفر پر جانا ہوتا تو ایسی بس میں بیٹھنا پسند کرتا جس میں فلمیں اور گانے باجے چلتے ہوں، میری زندگی میں سُنّتوں کی بہار یوں نمودار ہوئی کہ ایک دن عشاء کی نماز پڑھنے مسجد میں جانا ہوا۔ نماز کے بعد ایک مبلغِ دُعوتِ اسلامی نے بڑے دلنشین انداز میں درسِ فیضانِ سُنّت دینا شروع کیا، میں بھی قریب جا کر بیٹھ گیا اور بغور درس سُننے لگا، فیضانِ سُنّت کے عام فہم الفاظ سُن کر اس قدر متاثر ہوا کہ باقاعدگی سے درسِ فیضانِ سُنّت سُننا میرا معمول بن گیا۔ ربیع الاول کے مبارک مہینے میں اسلامی بھائیوں کے ترغیب دلانے پر امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ”مدنی مذاکرہ“ مدنی چینل پر سُننے کا موقع ملا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے علم و حکمت کے مدنی پُھول سُن کر ایمان تازہ ہو گیا، قبر و حشر کی تیاری کی فکر ذہن میں گردش

کرنے لگی، لہذا میں نے زندگی کی بقیہ سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے دعوتِ اسلامی کا سُنّتوں بھرا مشکبار مدنی ماحول اپنا لیا اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے" کے تحت نیکی کی دعوت کی دُھو میں مچانے میں مشغول ہو گیا۔ تادمِ تحریر ذیلی سطح پر مدنی قافلہ ذمّہ دار کی سعادت ملی ہوئی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوّت، مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوْشہِ بزمِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (ابنِ عساکر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا

جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آئیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”163 مدنی پھول“ سے پانی پینے کے چند مدنی پھول سنتے ہیں:

دو فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ❀ اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل بِسْمِ اللہ پڑھو اور فراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا کرو (ترمذی ج ۳ ص ۳۵۲ حدیث ۱۸۹۲) ❀ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد، ج ۳ ص ۷۴۴ حدیث ۳۷۲۸) مُفسّرِ شہیر حکیمُ اُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام

ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اس لیے برتن سے الگ منہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹالو) گرم دودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔ (مراۃ ج ۶ ص ۷۷) البتہ دُرودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیتِ شفا پانی پر دم کرنے میں حَرَج نہیں * پینے سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھ لیجئے * چوس کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ پیئیں، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے * پانی تین سانس میں پیئیں * بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے * پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے (اتحاف السادة للترتید ج ۵ ص ۵۹۴) * پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہیے * گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوجود خوا مخواہ پھینکنا نہ چاہئے * منقول ہے: سُوْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءُ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شفا ہے (الفتاویٰ الفقہیہ الکبریٰ لابن حجر لہیتمی ج ۴ ص ۱۱۷، کشف الخفاء ج ۱ ص ۳۸۴) * پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ہدیہ حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

آؤ مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر
سُنّتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَاءَ اللہ سر بسر
تیس تیس اور بارہ بارہ دن کے مدنی قافلے
میں سفر کرتے رہو جب بھی تمہیں موقع ملے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک

شبِ جمعہ کا دُرود: اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْحَبِيبِ الْعَالِي

الْقَدْرِ الْعَظِيمِ الْجَاهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (افْعَلِ الصَّلٰوَاتِ عَلٰی سَيِّدِ السَّادَاتِ ص ۱۰۱ ملخصاً)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلِّمْ

حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (ایضاً ص ۶۵)

(3) رحمت کے ستر دروازے صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَنَقُولُ الْبَدِیْعِ ص ۷۷)

(4) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهُ

حضرت سیدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس دُرودِ پاک کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

(مَجْمَعُ الزَّوَادِجِ ۱۰ ص ۲۵۳ حدیث ۱۷۳۰۵)

(5) چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً دَائِمَةً مَبْدَاً وَمُكَلِّمًا اللّٰه

حضرت احمد صاوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرود شریف کو ایک

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلٰی سَيِّدِ السَّادَاتِ ص ۱۳۹)

(6) قُرْبِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اپنے اور صدیقِ اکبر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھا لیا۔ اس سے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی

مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرود پاک پڑھتا

ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ ﴿الْقَوْلُ الْبَدِیْعُ ص ۱۲۵﴾

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ